(۱۹) والدین کو چاہئے کہ ممکن ہو تو ہر بچے کے لئے علیحدہ بستر کا انتظام کریں، ورنہ ہر ایک کے لئے علیحدہ لحاف تو ضرور ہونا چاہئے۔ اور اگر گھر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ کمروں کا بندوبست ہو جائے تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔

(۲۰) والدین پر یہ واجب ہے کہ وہ اولاد کے درمیان عدل وانصاف کو قائم رکھیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے "اتقوا الله واعدلوا بين أولادكم " (بخاری ۵/ ۲۵۰، مسلم ۱۱/ ۶۷)"اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف سے کام لو"۔

اولاد کے ساتھ عزت واکرام اور اچھے آداب کے ساتھ پیش آنے پر زور دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال اکرموا اولادکم و احسنوا ادبھم (ابن ماجہ)

اولاد کے ساتھ حسن سلوک، رحم کا برتاؤ، ان کی خود داری اور عزت نفس کا خیال رکھنا، محبت و پیار اور ان کو اچھی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا ایک فطری جذبہ ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ عمل بھی محض طبعی جذبے کی تسکین کا سامان ہی نہیں بلکہ دین کا تقاضا بھی ہے، رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، اور آخرت کو سنوارنے کا ذریعہ بھی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے" (ترمذی ۴/ ۲۹۸) جس شخص نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے روز تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے زیادہ ہو گی جو دنیا کو روشن کرتا ہے۔ تو کہو تمہارا کیا خیال ہے ایسے شخص کے بارے میں جس نے خود یہ عمل کیا؟ (ابو داؤد ۲/ ۱۴۸)

بعض لوگ اولاد کے ساتھ ہنسنے، کھیلنے ان کے ساتھ مشغول رہنے، ان کو گود میں لینے اور چومنے، پیار کرنے کو کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اسلام اس طرز فکر کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ نبی ﷺ کے عمل اور ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پسندیدہ اور مطلوب عمل ہے۔ اور جو اولاد کے ساتھ رحم و کرم اور پیار و محبت کا سلوک نہیں کرتا اس کا دل رحم سے خالی ہے۔

اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی تمام والدین کو اپنی اولاد کی بہترین پرورش کیساتھ ان کو اچھی تربیت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن کی اولاد ہیں، ان کو والدین کے مطیع و فرمانبردار بنا دے، اور جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں، رب کریم ان کو نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

قسط ثانی

تجہیز و تکفین

میاں انوار اللہ

نماز جنازہ کی دعائیں:

۱۔ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)(مسلم شریف مترجم کتاب الجنائز۲/۳۹۴) "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت عطا فرما اور اس کو معاف فرمادے اور اس کی بہتر مہمانی کر اور اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو کر (بخش کر) پاک کر دے، جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ اسے اس کے دنیاوی گھر سے بہتر گھر اور یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل کر۔ اور اس کو قبر اور جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرما"۔

راوی حدیث مالکؓ بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ شاندار مخلصانہ دعائیں سن کر میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہی ہوتا۔

۲۔ (اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ،فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ) (سنن ابی داؤدمترجم:الجنائز۲/۵۷۵) "اے اللہ! بیشک فلاں ولد فلاں تیری پناہ اور تیرے پڑوس کے امان میں ہے۔ پس تو اس کو قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ، تو وفادار اور حق شعار ہے۔ اے اللہ! تو اس کو بخش دے۔ اور اس پر رحم فرما۔ بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔

۳۔ (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلاَمِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلاَنِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا)(ابوداؤد مترجم کتاب الجنائز۲/۵۷۴) "اے اللہ! تو اس کا رب ہے، تو ہی نے اسے پیدا کیا، تو ہی نے اسے اسلام کی ہدایت عطا کی، اور تو ہی نے اس کی روح

قبض کی، اور تو ہی اس کے پوشیدہ اور ظاہر حالات کو خوب جانتا ہے۔ ہم لوگ اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے''۔

۴۔ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهُ)(سنن ابی داؤد مترجم جلد دوم کتاب الجنائز) ''اے اللہ! جو ہم میں زندہ اور مردہ ہیں، جو ہم میں حاضر ہیں اور جو ہم میں غائب ہیں، اور جو ہم میں سے چھوٹے ہیں اور جو ہم میں سے بڑے ہیں، اور جو ہم میں مرد ہیں اور جو ہم میں عورتیں ہیں، ان سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اس کو اسلام پر زندہ رکھ۔ اور جسے تو وفات دے۔ اسے ایمان پر فوت فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر، اور نہ اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال''۔

۵۔ (اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِيْهَا اِنْ كَانَ زَكِيًّا فَزَكِّهِ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ۔ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَاتُضِلَّنَا بَعْدَهُ) (حصن حصین صفحه ٣٨٤ بحواله مستدرك حاكم) ''اے اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ گواہی دیتا تھا کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔ یہ تیری رحمت کا نہایت محتاج ہے، اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے۔ یہ دنیا اور دنیا والوں سے علیحدہ ہو گیا۔ اگر یہ پاکیزہ کردار والا تھا تو اس کو خوب پاک کر (یعنی پاکی کا ثواب دے)۔ اور اگر گنہگار تھا تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر، اور نہ اس کے بعد ہمیں گمراہ کر''۔

اس طرح کی دعاؤں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

سلام پھیرنے کے بعد میت کیلئے الگ دعا کرنا۔ سورہ فاتحہ اور چاروں قُل پڑھ کر بخشنے کا کوئی ثبوت احادیث مبارکہ میں نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی تکبیریں اور رفع یدین:

آپ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت نہیں۔ لیکن حضرت ابن عباس و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رفع

الیدین ثابت ہے۔ (اس مسئلے پر ادارتی نوٹ مضمون کے آخر میں ملاحظہ کیجئے)

قبر: قبریں دو قسم کی بنائی جاتی ہیں (۱) صندوقی قبر یا شق۔ (۲) بغلی قبر یا لحد۔

فرمان رسول ﷺ ہے ,,کہ بغلی قبر یا لحد ہمارے واسطے ہے، اور صندوقی قبر یا شق غیروں کیلئے ہے۔ (ابوداؤد مترجم کتاب الجنائز ۵۷۸/۲) اس سے ثابت ہوا کہ لحد افضل و بہتر ہے۔ لیکن جن علاقوں میں لحد بنانا ممکن نہ ہو وہاں صندوقی قبر بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلاَّ وُسْعَهَا﴾

میت کو قبر میں رکھنے کیلئے کتنے آدمی اتر جائیں:

عامر شعبیؒ سے روایت ہے، کہ حضرت علیؓ، فضل بن عباسؓ اور اسامہؓ بن زیدؓ قبر کے اندر گئے۔ بعد میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ شریک ہوگئے۔ انہوں نے پیارے نبی ﷺ کو قبر میں لٹایا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے۔ تو حضرت علیؓ نے کہا۔ ہر آدمی کے کام اسی کے گھر والے کیا کرتے ہیں۔ یہ اسلئے کہا کہ بزرگ صحابہ کو ناگوار نہ گزرے کہ ہمیں اس سعادت میں شریک کیوں نہیں کیا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ آپ ﷺ کے چچازاد تھے، علیؓ داماد بھی تھے۔ اسامہؓ آپ ﷺ کے آزاد کردہ مولی زیدؓ بن حارث کے بیٹے تھے۔ بلکہ (حِبُّ رسول الله ﷺ) یعنی ''محبوب نبی'' سے مشہور تھے۔

مردہ کو قبر میں کس طرح داخل کریں:

قبر میں پائنتی کی طرف سے داخل کرنا چاہئے، قبر گہری اور کشادہ ہونی چاہئے، پھر میت کو جب قبر میں اتارا جائے۔ تو یہ دعا پڑھیں (بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) (سنن ابی داؤد مترجم ۵۸۰/۲) ''میں اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت پر اسے قبر میں رکھتا ہوں''۔

جب دفن کرکے فارغ ہوں تو میت کیلئے استغفار کریں:

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فراغت پاچکتے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرتے۔ اور فرماتے تھے ''اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کیلئے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے'' (یعنی ابھی تمہارے جاتے ہی منکر اور نکیر آئینگے۔ اور سوال کرینگے۔)

قبر پر سر کی طرف سورۃ البقرۃ کی ﴿الم تا المفلحون﴾ اور پائنتی کی طرف سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھنا صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت:

پیغمبر علیہ الصلاۃ و السلام نے قبر کے پاس ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے(ابوداؤد مترجم کتاب الجنائز۲/۵۸۲)۔

اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم:

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ یہ حکم دیا کہ جو بھی قبر اونچی ہو اس کو زمین کے برابر کردو۔(سنن ابن ماجہ ابواب الجنائز۱/۶۴۰،نسائی شریف مترجم ۱/۶۵۷)قبر کی اونچائی ایک بالشت ہونی چاہئے۔

میت کی ہڈی توڑنا منع ہے:

آپ ﷺ نے میت کی ہڈی توڑنے سے منع فرمایا ہے۔اور ارشاد فرمایا "میت کی ہڈی توڑنا زندے کی ہڈی توڑنے کے برابر گناہ ہے"۔(ابن ماجۃ مترجم کتاب الجنائز: ۱/۶۶۱)

قبر پر نشانی رکھنا:

آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر ایک پتھر نشانی رکھا۔(ابن ماجہ مترجم ۱/۶۴۰)

یادرہے! پتھر بطور نشانی قبر کے سرہانے لگادینا سنت نبوی ہے۔کتبہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

اہل میت کے گھر کھانا بھیجنا:

حضرت عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں جب حضرت جعفرؓ طیار کی شہادت کی خبر آئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفرؓ کے گھر والوں کیلئے کھانا پکاؤ اسلئے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے (رنج وملال) جس نے انہیں مصروف کر رکھا ہے۔(جامع ترمذی مترجم جلد اول کتاب الجنائز صفحہ ۳۶۹)

قبر پر درخت کی شاخ گاڑنا:

آپ ﷺ دو قبروں پر گزرے۔اور فرمایا: "ان دونوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی بڑے قصور کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تر ٹہنی منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کئے، ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگادیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تک یہ خشک نہ ہوں، تب تک شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی" (متفق علیہ)

اللہ پاک نے نبی اکرم ﷺ کو ان قبر والوں کے حالات سے مطلع فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے امت کی رہنمائی کے

لئے عذاب قبر کے یہ دونوں اسباب وضاحت سے بیان فرمائے۔ نیز رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان پر ترس کھا کر تخفیف سزا کی دعا فرماتے ہوئے ٹہنی کا ٹکڑا قبروں پر گاڑ دیا، اور عذاب قبر میں عارضی تخفیف کی امید ظاہر کر دی۔

بحیثیت امتی ہم پر لازم ہے کہ اس جیسے خطرناک عذاب قبر سے بچنے کے لئے چغلی وغیبت وغیرہ سے اجتناب کریں۔ اور جسم ولباس کی پاکیزگی کا ہر دم خیال رکھیں۔ لیکن ہمیں خصوصیات نبوت کی نقل اتارتے ہوئے قبروں پر ٹہنیاں گاڑنے یا مزید آگے بڑھ کر چادریں چڑھانے کی جسارت نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ خود دور نبوت میں بھی اس منفرد واقعہ کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

نیز صحابہ کرام وتابعین اور ائمہ دین نے مردے بخشوانے کی ایسی کوئی رسم ایجاد نہیں کی ہے۔

افسوس! آج کے نام نہاد مسلمانوں نے شافع محشر ﷺ کی سنت اور خیر القرون کے عقیدے وعمل کو ٹھکرا کر اس روایت میں آئی ہوئی ٹہنی کو اپنے زعم باطل میں پھول بنایا، پھر پھولوں سے آگے بڑھ کر پھولوں کی چادر (ہالہ گل) میں تبدیل کر دیا اور قبر پر چادر چڑھا کر سمجھنے لگے کہ ہم نے اپنے مردے سے بڑی خیر خواہی کی ہے۔

پیارے نبی ﷺ نے امت کو ان کاموں سے منع فرمایا:

۱۔ میت پر بین کر کے رونے سے منع فرمایا۔ کیونکہ اس سے میت کو عذاب ہوتا ہے(بخاری مترجم۲/ ۲۶۰)۔

۲۔ جو گریبان پھاڑے۔ گالوں پر تھپڑ مارے۔ زمانہ جاہلیت کی باتیں بکے۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں (بخاری۲/۲۶۷)۔

۳۔ صبر وہی ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے۔ نہ کہ خوب رود ھو کر۔ پھر تو صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا (بخاری مترجم ۲/۲۷۳)

۴۔ آپ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت فرمائی۔ کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ اماں جان عائشہؓ کہتی ہیں ''اگر یہ ڈر نہ ہوتا۔ کہ آپ ﷺ کی قبر مسجد نہ ہو جائے۔ (لوگ اسے یا اس کی طرف سجدہ کرنے لگیں) تو قبر مبارک کھول دی جاتی''۔ سفیان بن دینار نے آپ ﷺ کی قبر کو دیکھا۔ جو کہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھی۔ (بخاری کتاب الجنائز۲/۳۳۷)

۵۔ آپ ﷺ نے مردوں کو برا کہنے سے منع کیا ہے(بخاری ۲/ ۴۳۰ . نسائی ۱/ ۶۳۰)۔

کیونکہ غیبت کی حرمت میں زندہ اور مردہ کے مابین کوئی فرق نہیں۔ البتہ اہم شرعی مصلحت کی صورت میں

متعلقہ افراد کو حقائق سے باخبر کرنے کی اجازت ہے۔

۶۔ قبروں کو پختہ کرنے۔ان پر گنبد بنانے اور قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔(مسلم کتاب الجنائز ۳۹۸/۲)

۷۔ آپ ﷺ نے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے۔یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں۔ تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔(بخاری کتاب الجنائز :۲۹۹/۱۔سنن نسائی کتاب الجنائز ۶۶۲/۱)

زیارت قبور کی دعائیں:

۱۔ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاَحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)(مسلم کتاب الجنائز ۴۰۲/۲)''تم پر سلام ہو۔اے گھروں کے مکینو۔مؤمنو اور مسلمانو۔اگر اللہ نے چاہا تو تحقیق ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں''۔

۲۔ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ) (جامع ترمذی کتاب الجنائز ۳۸۷/۱) ''اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔تم ہمارے پیش خیمہ ہو۔اور ہم تمہارے پیچھے ہیں(موت سے ہمکنار ہونگے)''۔

قبر اگر بلند ہوتو اسے گرا کر برابر کرنا:

ابو الہیاج سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا''میں تم کو اس کام پر نہ بھیجوں۔جس پر مجھے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے بھیجا تھا؟کوئی اونچی قبر نہ چھوڑ۔مگر اس کو برابر کردے۔اور کوئی تصویر(جاندار کی)کسی گھر میں نہ دیکھ،مگر اسے مٹادے''(صحیح مسلم ، سنن نسائی کتاب الجنائز ۶۵۷/۱)

امام ابوحنیفۃ علیہ الرحمۃ کا فتوی:

حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں''قبر پختہ نہ بنائی جائے۔نہ مٹی سے لیپی جائے۔نہ قبر پر کوئی عمارت کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے''۔(فتاوی قاضی خان)

ہدایہ کا فتوی:

ہدایہ فقہ حنفی کی نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے اس میں ذکر ہے''پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر ناجائز ہے۔کیونکہ یہ چیزیں پائیداری اور مضبوطی کی خاطر ہوتی ہیں۔اور قبر تو ویران اور غیر آباد چیز ہے''۔

فتاوی عالمگیری کا فتویٰ:

''قبر پر پختہ اینٹیں اور لکڑی نہ لگائیں۔ جو مٹی قبر سے نکلی ہو۔ اس سے زیادہ نہ ڈالیں۔ قبر کوہان نما بنائیں۔ صرف ایک بالشت اونچی رکھیں۔ پختہ نہ کریں۔ اور قبر پر کوئی عمارت نہ بنائیں''۔

کتاب وسنت کے مطابق فقہ حنفی میں بھی میت پر یہ کام منع ہیں:

۱۔ میت کے مخصوص دنوں میں کھانے وغیرہ پکانے کا اہتمام۔ سوئم، پانچواں، ساتواں، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی اور برسی (کے ختم درود کرنا) بدعت ہیں، منع ہیں۔ (شرح المنهاج)

۲۔ میت پر قرآن پڑھنے کیلئے جمع ہونا۔ خاص کر قبر پر، یا مسجد میں، یا گھر میں، بدعت ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم سے ایسی کوئی چیز منقول نہیں ہے۔ (ردالبدعات ازعلی متقی)

کتاب الٰہی اور سنت نبوی کے اتباع کا حکم:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (مائدہ:۳) ''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا'' یہ آیت کریمہ ذوالحجہ ۱۰ھ میں میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اس کے تین ماہ بعد رسول اللہ ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور امت کو وصیت فرما گئے۔ (تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ) (مؤطا امام مالک)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں دو چیزیں ایسی دے چلا ہوں، کہ جب تک تم انہیں مضبوط پکڑے رہو گے، ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہونگے۔ ایک قرآن مجید اور دوسری حدیث مبارکہ ہے''۔

☆☆☆☆☆

نماز جنازہ کی تکبیروں میں رفع یدین کا حکم:

مسئلہ ہذا میں اہل علم دو مختلف رائے رکھتے ہیں:

۱۔ **ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا:** جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔ الجامع الصحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تعلیقاً روایت ہے (وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَيُصَلِّيْ اِلاَّ طَاهِرًا، وَلاَ يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوْبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ) ''یعنی وہ نماز جنازہ کیلئے بھی وضو ضروری سمجھتے تھے، بوقت طلوع اور غروب آفتاب (یعنی ممنوعہ اوقات میں) جنازہ نہیں پڑھتے تھے، اور نماز جنازہ میں رفع یدین کیا کرتے تھے''۔ (بخاری کتاب الجنائز باب ۵٦ سنة الصلاة على الجنائز۔ مع الفتح ۲۲٦/۳)

امام ابن حجر کہتے ہیں کہ امام بخاری نے ادب مفرد اور رفع الیدین میں ,,عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمرَ اَنَّہُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ عَلَی الْجَنَازَۃِ،، اس صحیح سند سے ہر تکبیر پر رفع یدین کرنا روایت کیا ہے۔(یہی روایت سنن بیہقی ۴/۴۴ میں بھی ہے)۔ جبکہ امام طبرانی نے ,,اوسط،، میں یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔(فتح الباری:۲۲۷/۳)

امام شوکانی کہتے ہیں(رَوَی الشَّافِعِیُّ عَمَّنْ سَمِعَ سَلْمَۃَ بْنَ وَرْدَانَ یَذْکُرُ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّہُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ کُلَّمَا کَبَّرَ عَلَی الْجَنَازَۃِ ،وروی عن عروۃ وابن المسیبؒ مثل ذلک وھو قول الجمھور) (نیل الأوطار:٧١/٤)''یعنی امام شافعی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع یدین کرتے تھے۔ (لیکن یہ سند ضعیف ہے) نیز عروۃ بن الزبیر اور سعید بن المسیب رحمہما اللہ سے بھی یہی روایت کی ہے۔اور یہی جمہور علماء کا قول ہے''۔

۲۔ صرف تکبیر اولی پر رفع الیدین کرنا: امام سفیان ثوری، اہل کوفہ اور ابن حزم کے نزدیک یہی سنت ہے۔امام شوکانی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔(المحلی:١٢٨/٥۔نیل الاوطار:٧١/٤)

امام دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے (اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَایَعُوْدُ)''نبی ﷺ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر پر رفع الیدین کرتے تھے، پھر ایسا نہیں کرتے تھے'' لیکن ابن حجر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔اس میں الفضل بن السکن مجہول راوی ہے۔(دارقطنی :١٩٢،بیہقی:٢٨٤)''۔

اسی طرح کی حدیث امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بتایا ہے,,غریب وفیہ یزید بن سنان الرھاوی،، یعنی اسکی ایک ہی سند ہے ،جس میں یزید بن سنان ضعیف راوی ہے(ترمذی:١٦٥/٢)

امام شوکانی نے بتایا ہے کہ صرف پہلی تکبیر پر رفع یدین کرنا راجح ہے۔کیونکہ اس باب میں مرفوع حدیث ثابت نہیں اور موقوف روایات حجت نہیں۔اور رفع یدین نماز کے ارکان بدلتے وقت کیا جاتا ہے، جبکہ جنازہ میں ارکان بدلتے نہیں۔(نیل الاوطار:٧١/٤)

ترجیح: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام دارقطنی نے العلل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع یدین